www.KitaboSunnat.com

عبد الرحمٰن عاجزؔ مالیر کوٹلوی

پاسبانِ حرم تغمدہ اللہ برحمتہ

جل رہا ہے آتشِ حسرت میں ہر پروانہ آج / بجھ گئی اک اور شمعِ محفلِ جانانہ آج
پھول افسردہ، کلی پژمردہ، غنچے سرنگوں / گلستانِ دہر بن کر رہ گیا ویرانہ آج
خون ہو کر بہہ گیا دل دیدۂ بیتاب سے / ہو گیا خالی چھلک کر صبر کا پیمانہ آج
آہ وہ سلطانِ فیصل، وہ حرم کا پاسباں / کل تھا سب کا آشنا اُف، سب سے ہے بیگانہ آج
وحدتِ ملی کے غم میں کُو بہ کُو دیوانہ وار / دوڑتا پھرتا تھا جو، وہ چل بسا دیوانہ آج
دے رہا تھا جو ہمیں کل تک پیامِ دوستی / چل دیا خود توڑ کر ہم سے وہی یارانہ آج
آہ کل تک جو صدائے ہر دلِ مظلوم تھا / قتل اس کو کر دیا ظالم نے بے باکانہ آج
اتحادِ باہمی جس کے تدبر کا نشاں / چل بسا وہ عالمِ اسلام کا فرزانہ آج
یہ فروغِ علمِ دیں، یہ شانِ توسیعِ حرم / ہیں کہیں ایسے نقوشِ ہمتِ مردانہ آج
بادشاہی جس کی تھی صد غیرتِ جمہوریت / کیوں نہ پھر جمہور ڈھونڈے اس کو بیتابانہ آج
ہر فسانہ جس سے کل تک تھا حقیقت آشنا / ہر حقیقت بن گئی اس کی بس اک افسانہ آج
حق دلاتا تھا جو ہر ظالم سے ہر مظلوم کا / رہ گیا قربان ہو کر خود ہی مظلومانہ آج
اک جھلک جس کی دوائے دردِ چشمِ شوق تھی / چل دیا منہ ڈھانپ کر وہ رونقِ کاشانہ آج
جس کا دل مومن کے دل کے درد سے لبریز تھا / سو رہا ہے قبر میں ہر درد سے بیگانہ آج
جس کے سر پہ فخر کرتا تھا جہاں بانی کا تاج / چل بسا وہ چھوڑ کر سب شوکتِ شاہانہ آج
ہر گھڑی جو نغمۂ توحید سے سرشار تھا / کر گیا جامِ شہادت نوش وہ مستانہ آج
وقف تھے جس کے خزانے ملک و ملت کے لیے / اس نے اپنی جان کا بھی دے دیا نذرانہ آج
بن گیا تفسیرِ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ کی / اُٹھ گیا دنیائے دوں سے اس کا آب و دانہ آج
ہے یہ بے شک اس کے حسنِ خلق کی زندہ مثال / موت پر گریاں ہے اس کی اپنا اور بیگانہ آج
تو ہی اس کے غم میں اے عاجزؔ نہیں زار و نزار / کتنی آنکھیں ڈھونڈتی ہیں اس کو مشتاقانہ آج
شاہ خالد، شاہ فیصل کے ہوں سچے جانشیں / پُر ہو جو خالی ہوئی ہے مسندِ شاہانہ آج

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ